تفسیر تفہیم القرآن میں مسئلہ ختم نبوت ورد قادیانیت کا ایک جائزہ

Critical Analysis of Qadyaniat and Khatme Nubowat in the light of Tafseer Tafheemul Quran

احسان اللہ [i] ڈاکٹربادشاہ رحمٰن[ii]

Abstract

There have been many prophets in history; In fact, for every age and every nation of the world there was a prophet sent by Allah, to guide the people on the right path. Prophet Muhammad (PBUH) was the greatest and the last prophet of Allah. There will be no prophet after him. He disclosed and, conferred upon man the revelation to guide everyone towards the truth, the straight path, as well as warn and deliver people from falsehood and evil, such that they would alone seek his pleasure and satisfaction in pursuit of paradise in this research paper the writer critically reviewed the analysis study of qadyaniat and khatme nubowat which discussed syed mudodi in tafsir tafheemul Quran. this article shows that Syed Abul A, ala Maudodi (September ,25, 1903 – September 22 1979) has argued about ; khatm e nubuwat and the rejection of Qadyaniat in his famous ; Tafseer Tafhimuo Quran ;and proved in the light of Quran an sunnah : that Muhammad (PBU H) IS THE LAST PROPHET OF Allah , no prophet will come after him , because the prophet hood started from Adam and ended with the Holy Prophet Muhammad (PBUJH) , WHO HAS COMPETE Deen , the ldeas of ghulam Ahmad Qadyani and his followers are fake and meaningless and a sort of reservation for the whole Ummah Thus no prophet will be accepted after the Holy prophet Muhammad (PBUH).

پاکستان ایک نظریاتی اور اسلامی ریاست ہے اور دین کی اساسی نظریےکی بنیاد پر وجود میں آیا اور دینی جدبے سے سر شار عوام نے اس ملک کی آزادی کیلئے جو قربانیاں دیں وہ تاریخ پاکستان کا ایک انمٹ باب ہے آزادی سے قبل یہ حکومت برطانیہ کی ایک کالونی تھی جس پر استعمار کا قبضہ تھا اور 1857کی جنگ آزادی کے بعد حکومت برطانیہ نے یہودی لابی کے ساتھ ملکر جہاد اور اسلامی تحریکوں کی خلاف ایک مہم چلائی جس سے بر صغیر کے اندر مختلف فرقوں نے جنم لیا اجتہاد کے نام پر اپنی خواہشات کو پوری کرنے کیلئے دین کو بازیچہ اطفال بنادیا جبکہ بعض نے دین اسلام کے مقابلے میں اپنے خود ساختہ افکار و نظریات پیش کر کے اصل دین کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی - طرح طرح کے فتنے پیدا ہوتے گئے مر عوب کن ناموں کے ساتھ ان کو پیش کیا جاتا رہا سب کا ہدف مسلمان تھے سب کی زد مسلمان معاشرے پر پڑ رہی تھی مغربی درسگاہوں کے فارغ التحصیل طلبہ نے یا تو ان افکار ونظریات کو دل وجان سے قبول کیا یا ان کے متعلق حسن ظن رکھ کر انکی تبلیغ واشاعت کیلئے کوشاں تھے چونکہ برطانوی سا مراج یہاں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعے آئے تھے اور انہوں نے اپنے لئے آلہ کار اور ایجنٹ بنائے اور ان سے مختلف مواقع پر کام لیتے تھے ان آلہ کاروں میں غلام احمد قادیانی بھی شامل تھے یہ شخص ہندوستان کے مشہور ضلع گوار داسپور کے محلہ قادیان میں 1840 ء کو پیدا ہوئے اور جو لوگ اس کے مطیع اور تابعداربیں ان کو قادیانیوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس خود ساختہ نظریئے اور طاغوتی مسلک کا نام قادیانیت ہے اس نے مختلف اوقات میں اپنے آپکو مختلف ناموں سے پکارا مثلا مسیح موعود اور کبھی مہدی معہود ہونے کا دعوی کیا آخر کار 1901میں اس نے نبوت کا دعوی کیا 26مئی1908ء کو انتقال کر گئے اور ان کی نعش قادیان لائی گئی اور وہاں دفن کیا گیا ان کی وفات کے بعد حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ اور جانشین مقرر ہوئے – (۱)

---

i- پی -ایچ-ڈی اسکالر ،شعبہ اسلامیات،مالاکنڈ یونیورسٹی

ii- اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ اسلامیات،مالاکنڈ یونیورسٹی

جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ہی دور میں شروع ہوگیا تھا اور ان کذابین کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خلیفہ اول سیدناابوبکر صریق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قلع قمع کردیا تھا بعد کے ادوار میں بھی یہ فتنہ کہیں نہ کہیں سر اٹھا تا رہا حکومت برطانیہ نے اسلام کے مضبوط قلعے کو مسمار کرنے کیلئے اگر ایک طرف عسکری ومالی قوت کا بے دریغ استعمال کیا تو دوسری طرف مختلف سازشوں کے ذریعے امت مسلمہ میں فکری انتشار اور تفرقہ بازی کو خوب پر وان چڑھایا انکا سب سے زیادہ خطرناک حملہ امت مسلمہ کے بنیادی عقیدے ختم نبوت کے خلاف برصغیر کی سر زمین پر عمل پذیر ہوا انہوں نے اپنے ایک گماشتے اور سرکاری ملازم غلام احمد قادیانی کو اپنی سر پرستی میں پروان چڑھایا جس نے اپنے جھوٹے نبوت کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ برطانوی استعمار کے ساتھ وفاداری کو بھی اپنا مشن بنایا اس جھوٹے کذاب اور مکار مدعی نبوت کے پیروں کاروں نے برطانوی استعمار کے ساتھ وفاداری کو اپنا مشن قرار دیا تھا جس کے صلے میں بر صغیر میں تمام اہم اور کلیدی اسامیوں پر غلام احمد قادیانی کے پیروں کو تعینات کیا گیا ۔(۲)

فتنہ قادیانیت کے مقابلے میں ہزاروں علماء نے بھی جرأت واستقامت کا مظاہرہ کیا لیکن سید ابوالاعلی مودودیؒ نے اپنے مخصوص استدلالی انداز میں اس فتنے کا خوب تعاقب کیا ۔آپ3 رجب 1323ھ بمطابق 25 ستمبر 1903ء کو اور نگ آباد دکن (ہندوستان)میں پیدا ہوئے اور 22 ستمبر 1979ء کو لاہور میں وفات پاگئے مولانا مودودیؒ کی علمی ودینی خدمات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ قلم وقرطاس کے ذریعے اس کا احاطہ کرنا دشوار ہے آپ کا سب سے بڑا کارنامہ جو آپ کیلئے ذخیرہ آخرت اور صدقہ جاریہ ہے وہ آپ کی تفسیر تفہیم القرآن کے نام سے چھ جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم تفسیر ہے انہوں نے یہ تفسیر فروری 1942ء سے لکھنی شروع کی اور جون 1972 کو 30 سال کی عمر میں اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا اس میں کل صفحات کی مجموعی تعداد 4229ہے ان میں کل حواشی کی تعداد 4094ہے سورۃ العصر میں صرف ایک حاشیہ ہے سب سے زیادہ حواشی 334 سورۃ البقرہ میں ہیں تفہیم القرآن جدید ذہن کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرتی ہے زبان بہت شستہ اور رواں ہے آپ نے اس تفسیر میں جدید دورکے تقاضوں کو سامنے رکھ کر مستشر قین اور معترضین اسلام کے جوابات دیئے ہیں اور اجتہادی بصیرت کے ساتھ ان کو قائل کرنے کی کامیاب کو شش کی ہے ۔(۳)

تفسیر میں مختلف مقامات میں قادیانیت پر گرفت کرنے کے ساتھ ساتھ سورۃ الاحزاب کے ضمیمہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے جس سے اس کی دعوائے نبوت کی قلعی کھول دی گئی ہے اور اس اجماعی عقیدے کو دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ختم نبوت سے انکار کرنے والا مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے انھوں نے عقلی اور نقلی دلائل سے اس مسئلے کو ثابت کیا کہ محمد ﷺ آخری نبی ہے اور اس کے بعد دوسرے رسول یا نبی آنے کی ضرورت گنجائش نہیں " قادیانی فرقہ مسیح موعود " کے بارے میں وارد آحادیث سے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کا مصداق وہ غلام احمد قادیانی کو قرار دیتا ہے مولانا سیدابوالاعلی مودودیؒ نے اس ضمیمے میں " مسیح موعود کی حقیقت کو بیان کیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود سے مراد غلام احمد قادیانی نہیں بلکہ اس سے مراد عیسی ابن مریم ہے جواب بھی زندہ ہے اور دجال کی سر کوبی کے لئے قیامت کے قریب اترے گا ۔(۴)

نبی کاذب اور ان کے خانوادے کی اخلاقی برائیوں اور پستیوں سے قطع نظر، مولانا نے اپنی توجہ صرف اس بات پر مر کوز رکھی ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول بن سکتا ہے یا نہیں سورۃ الاحزاب کے ضمیمہ میں صدر اول سے لیکر عصر حاضر تک عالم اسلام کے مایہ ناز علماء فقہاء محدثین ومفسرین کے اقوال نقل کر کے قرآنی الفاظ خاتم النبیین کی تاویل پر امت مسلمہ کا اجماع ثابت کیا ہے ۔ علاوہ ازیں خود غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے یہ بات نقل کرکے ثابت کیا ہے کہ یہ کس درجے کی حامل ہیں اور منصب رسالت سے ایسے فرد کا کوئی علاقہ نہیں ہوسکتا۔

لفظی اور اصطلاحی تحقیق

لفظ خاتم کے بارے میں دو قراتیں ہیں خاتم (ت) زبر کے ساتھ اور بعض نے خاتم (ت) زیر کے ساتھ نقل کیا ہے یہ مادہ (خ ت م)قرآن کریم میں مختلف صیغوں سےذکرہے:
(1)ختم الاناء کے معنی ہیں برتن کا منہ بند کردیا اور اس پر مہر لگادی تاکہ نہ کوئی چیز اس میں سے نکلے اور نہ کچھ اس کے اندر داخل ہو ; جیسا کہ
اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ"(۵)

ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی

(2) (خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ) دل پر مہر لگادی کہ نہ کوئی بات اس کی سمجھ میں آئے نہ پہلے سے جمی ہوئی کوئی بات اس میں سے نکل سکے۔
جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

"خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ "(۶)

"اللہ نے ان کے دلوں پر ، اور ان کے کانوں پر مہر کردی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کیلئے عذاب عظیم ہے "

(3)ختام کل مشروب وہ جو کسی چیز کو پینے کےبعد آخر میں محسوس ہوتا ہے

"خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ " (۷)

جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی جولوگ دوسروں پر بازی لینا چاہتے ہوں وہ اس کو حاصل کرنے میں بازی لیجانے کی کوشش کریں،
مولانا مودودی فرماتے ہیں " یہاں خاتم کے معنی ڈاک خانے کی مہر کے نہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کیے جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہی کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر آجائے۔" (۸)
پس جہاں تک سیاق وسباق کا تعلق ہے وہ قطعی طور پر اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہاں خاتم النبیین کے معنی سلسلہ نبوت کو ختم کردینے والے ہی کیلئے کی جائیں اور یہ سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے لیکن یہ صرف سیاق وسباق کا تقاضا نہیں ہے لغت بھی اس معنی کا مقتضی ہے عربی لغت اور محاورے کی روسے " ختم" کے معنی مہر لگانے بند کرنے اور آخر تک پہنچ جانے اور کسی کو پورا کر کے فارغ کر کے فارغ ہوجانے کے ہیں۔
مختلف مفسرین اور لغت کی ماہرین نے لفظ خاتم کی جو تشریح اور تحقیق کی ہے وہ یہ ہے۔
بیسویں صدی کے مشہور عالم اور لغت کے ماہر علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔

"والخاتم اسم آلة لما يختم به كا لطابع لما طبع به فمعنى خاتم النبين الذى ختم النبيون به وما له آخر النبين" (۹)

مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔

"وخاتم النبین لانه ختم النبوة اى تتمها" (۱۰)

لسان العرب لابن منظور لغت کی مقبول کتاب ہے اس نے لفظ خاتم کی مندرجہ ذیل تشریح کی ہے اسکی عبارت یہ ہے

"خاتمهم وخاتمهم وآخر هم عن اللحيانى ومحمد ﷺ خاتم الانبياء عليهم السلام" (۱۱)

" خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم ہیں اور انہی معنی پر لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاءہے "

مولانا مفتی شفیعؒ فرماتے ہیں : "لسان العرب کی اس عبارت سے ایک قاعدہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ اگرچہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسرہ دونوں کے بحیثیت نفس لغت بہت سے معانی ہوسکتے ہیں لیکن جب

قوم یا جماعت کی طرف اس کی اضافت کی جاتی ہے تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہوتے ہیں ۔"
کلیات ابی البقالغت کی مشہور اور معتمد کتاب ہے اس نے اس طرح وضاحت فرمائی ہے
"وتسمیة نبینا خاتم الانبیا لان الخاتم آخر القوم کما قال الله تعالی مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا"(۱۲)
" اور ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء اس لئے رکھا کہ خاتم آخری کو کہتے ہیں جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے محمد ﷺ تم
مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ تعالی کے رسول اور خاتم النبیین ہیں ۔"
مجمع البحار جس میں لغت حدیث پر بحث کی گئی ہے اس نے لفظ ختم کی یوں تشریح کی ہے :
"خاتم النبوۃ بکسر التاء ای فاعل الختم وھو الاتمام و بفتحه بمعنی الطابع شیء تدل علی انه لا نبي بعده"(۱۳)
"خاتم النبوہ بکسر تاء یعنی ختم کرنے والا اور بالفتح تاء بمعنی مہر یعنی وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

ابن جریر طبری فرماتے ہیں :
"خاتم النبین بفتح التاء بمعنی انه آخر النبین کما قراء مختوم ختامه مسك بمعنی آخره مسك من قراء ذالك كذالك" (۱۴)
امام قرطبی لکھتے ہیں:
"وخاتم قراء عاصم وحده بفتح التاء بمعنی ا نهم به ختموا فهو کا الخاتم والطابع لهم وقراء الجمهور بکسر التاء بمعنی انه ختمهم ای جاء آخرهم وقیل الخاتم والخاتم لغتان مثل طابع ودانق وطابق من اللحیم وطابق" (۱۵)
مولانا محمد ادریس کاندھلوی فرماتے ہیں:
"خاتم بالفتح اور خاتم با لکسرہ متعدد معنی کیلئے مستعمل ہوتا ہے نگینہ انگشتری مہر آخر قوم لیکن آئمہ لغت اور علماء عربیت نے تصریح کی ہے کہ لفظ خاتم جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہوگا تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہوں گے لھذا آیت مذکورہ میں چونکہ خاتم کی اضافت انہیں کی طرف ہورہی ہیں اس لئے اس کے معنی آخر النبیین اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہوں گے ۔" (۱۶)
حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں
"وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ لقوله تعالی اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ فهذه الآية نص فی انه لا نبی بعده فلا رسول بعده بطریق " (۱۷)
"آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں جیسے فرمایا اللہ نے خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھتا ہے یہ آیت نص ہے اس امر پر کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب نبی نہیں تو رسول کہاں کیونکہ رسالت تو نبوت سے بھی خاص چیز ہے ۔"

اور مبرد کا قول ہے کہ خاتم النبیین صیغہ فعل ماضی کا ہے تو معنی یہ ہے کہ اس نے سلسلہ انبیاء کو ختم کیا۔(۱۸)
امام شوکانی فرماتے ہیں:
"انه صار کا لخاتم لهم الذی یختمون به ویتزینون بکونه منهم "(۱۹)

مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی اس لفظ خاتم کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں :لھذا حقیقی اطلاق لیجیے یا مجازی خاتم کی معنی اور مفہوم میں آخر ہونے کا تصور غیر منفک اور لازم ہے اور اس کے خلاف جو کچھ بھی ہے وہ باطل ہے -(۲۰)
متنبی کہتا ہے:

اروح وقد ختمت علی فوءادی یحتك ان یحل به سواکا (۲۱)

"میں اس حال میں رہتا ہوں کہ تونے میرے دل پر اپنی محبت کی ایسی مہر لگادی کہ بس میرا دل تیری محبت کے علاوہ کسی اور کیلئے خالی نہیں ہے"
صاحب قاموس فرماتے ہیں:

والخاتم آخر القوم کا لخاتم ومنه قوله تعالی"وخاتم النبین" ای آخرھم (۲۲)

"اور خاتم بالکسرہ اور خاتم بالفتح قوم میں سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور اسی معنی میں ہی اللہ تعالی کا ارشاد خاتم النبیین ہے -"

ختم نبوت پر مولانا مودودی کا قرآنی آیات سے دلائل

مولانا مودودی نے تفہیم القرآن میں اس موضوع پر مختلف آیات کی تفصیل کی ہے جو درج ذیل ہے۔

1- **وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ** (۲۳)

ترجمہ: ۔ اس وقت یادکر و جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت ودانش سے نوازا ہے کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے ۔تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی ۔
مولانا مودودی فرماتے ہیں ۔ " ہر پیغمبر سے اس امر کا عہد لیا جاتا رہا ہے اور جو عہد پیغمبر سے لیا گیا ہو وہ لا محالہ اس کے پیروؤں پر بھی خود بخود عائد ہو جاتا ہے ۔ جو نبی ہماری طرف سے اس دین کی تبلیغ واقامت پر مأمور ہو اس کا تمہیں ساتھ دینا ہوگا۔اس کے ساتھ تعصب نہ برتنا ، اپنے آپ کو دین کا اجارہ دارنہ سمجھنا ، حق کی مخالفت نہ کرنا، بلکہ جہان جو شخص بھی ہماری طرف سے حق کا پرچم بلند کرنے کی لئے اٹھایا جائے تو اس کے جھنڈے تلے جمع ہوجانا -(۲۴)

2- **يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ** (۲۵)

" اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولﷺ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں -"
مولانا مودودی رحمہ اللہ اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اسلامی نظام کی دوسری بنیاد رسول کی اطاعت ہے ۔ یہ کوئی مستقل بالذات اطاعت نہیں ہے اطاعت خدا کی واحد عملی صورت ہے ۔اس لئے مطاع ہے کہ وہی ایک مستند ذریعہ ہے جس سے ہم تک خدا کے احکام وفرامین پہنچتے ہیں ۔ ہم خدا کی اطاعت صرف اسی طریقہ سے کر سکتے ہیں کہ رسول کی اطاعت کریں کوئی اطاعت رسول کی سند کے بغیر معتبر نہیں ہے ۔ اور رسول کی پیروی سے منہ موڑ نا خدا کے خلاف بغاوت ہے ۔ (۲۶)

3- **الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا** (۲۷)

"آج میں نے تمہارے لئے دین اسلام مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔"
دین کو مکمل کرنے سے مراد اس وقت کو ایک مستقل نظام فکرو عمل اور ایک ایسا مکمل نظام تربیت تھا جس میں زندگی کے جملہ مساعی کا جواب وصولاً یا تفصیلاً موجود ہوں اور ہدایت ورہنمائی حاصل کرنے کے لئے کسی حال میں اس سے باہر جانے کی ضرورت نہ ہو۔ نعمت تمام کرنے سے نعمت ہدایت کی تعمیل ہے ۔ (۲۸)

4- وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (۲۹)
"اور جن لوگوں کو ہم نے تم سے پہلے کتاب دی تھی وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب تمہارے رب ہی کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے ۔"
مولانا مودودی فرماتے ہیں :-
"کہ اس فقرہ میں متکلم محمد ﷺ ہے اور خطاب مسلمانوں سے ہے مطلب یہ کہ جب اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں صاف صاف یہ تمام حقیقتیں بیان کر دی ہیں اور یہ بھی فیصلہ کردیا ہے کہ فوق الفطر ی مداخلت کے بغیر حق پرستوں کو فطری طریقوں ہی سے غلبہ حق کی جدوجہد کرنی ہوگی تو کیا اب میں اللہ کے سوا کوئی اور ایسا صاحب امر تلاش کروں جو اللہ کے اس فیصلے پر نظر ثانی کرے اور ایسا کوئی معجزہ بھیجے جس سے یہ لوگ ایمان لانے پر مجبور ہوجائیں" (۳۰)
مزید فرمایا : یعنی یہ کوئی نئی بات نہیں ہی جو واقعات کی تو جیہہ میں آج گڑی گئی ہوں تمام وہ لوگ جو کتب آسمانی کا علم رکھتے ہیں اور جنہیں انبیاء علیہ السلام کے مشن سے واقفیت حاصل ہے اس بات کی شہادت دیں گے کہ یہ جو کچھ قرآن میں بیان کیا جارہا ہے ٹھیک ٹھیک امر حق ہے اور وہ ازلی وابدی حقیقت ہے جس میں کبھی فرق نہیں آیا (۳۱)

5 -يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۳۲)
: -اے بنی آدم یاد رکھو اگر تمھارے پاس خود ہی تم میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنارہے ہوں تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویہ کی اصلاح کرے گا اس کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے ۔

مولانا فرماتے ہیں ۔

"بات قرآن مجید میں ہر جگہ اس موقع پر ارشاد فرمائی گئی ہے جہاں آدم علیہ السلام وحوا کے جنت سے اتارے جانے کا ذکر آیا ہے ۔یہاں بھی اس کو اسی موقع سے متعلق سمجھا جائے گا یعنی نوع انسان کی زندگی کا آغاز جب ہےرہا تھا اسی وقت یہ بات صاف طور پر سمجھادی گئی تھی ۔" (۳۳)

6- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (۳۴)
ترجمہ:- وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پورے جنس دین پر غالب کر دے ۔
مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں پس بعثت رسول کی غرض اس آیت میں بتائی گئی ہے ک جس ہدایت اور دین حق کو وہ خدا کی طرف سے لایا ہے اسے دین کی نوعیت رکھنے والے تمام طریقوں اور نظاموں پر غالب کردے ۔(۳۵)
7-وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ(۳۶)
"ہر امت کے لئے ایک رسول ہے ۔"
مولانا مودودی فرماتے ہیں :-
" امت کا لفظ یہاں محض قوم کے معنی میں نہیں ہے بلکہ ایک رسول کی آمد کے بعد اس کی دعوت جن لوگوں تک پہنچے وہ سب اس کی امت ہیں ۔ نیز اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ رسول ان کے درمیان زندہ موجود ہو بلکہ رسول کے بعد بھی جب تک اس کی تعلیم موجود رہے اور ہر شخص کے لئے یہ معلوم کرنا ممکن ہو کہ وہ در حقیقت کس چیز کی تعلیم دیتا ہے اور اس وقت تک

دنیا کے سب لوگ اس کی امت ہی قرار پائیں گے اور ان پر ہو حکم ثابت ہوگا جو آگے بیان کیا جارہا ہے ۔ اس لحاظ سے محمد ﷺ کی تشریف آوری کے بعد تمام دنیا کے انسان آپ ﷺ کی امت ہیں ۔ اور اس وقت تک رہیں گے جب تک قرآن اپنی خالص صورت میں شائع ہوتا رہے گا ۔ اسی وجہ سے آیت میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہر قوم میں ایک رسول ہے بلکہ ارشاد یہ ہوا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک رسول ہے ۔" (۳۷)

8- يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (۳۸)

"مضبوط کرتا ہے اللہ تعالی ایمان والوں کو مضبوط بات سے ۔دنیا اور آخرت کی زندگی میں ۔"

مولانا مودودی فرماتے ہیں :-

" یعنی دنیا میں اس کلمہ کی وجہ سے ایک پائیدار نقطہ نظر ایک مستحکم نظام فکر اور ایک جامع نظریہ ملتا ہے جو ہر عقیدے کو حل کرنے اور ہر گھتی کو سلجھانے کے لئے شاہ کلید کا حکم رکھتا ہے ۔سیرت کی مضبوطی اور اخلاق کی استواری نصیب ہوتی ہے ۔جسے زمانہ کی گردش متز لزل نہیں کر سکتیں۔

زندگی کے لئے ٹھوس اصول ملتے ہیں جو ایک طرف ان کے قلوب کو سکون اور دماغ کو اطمینان بخشتے ہیں اوردوسری طرف انہیں سعی وعمل کی راہوں میں بھٹکتے ٹھوکریں کھانے اور کاشکار ہونے سے بچاتے ہیں ۔"(۳۹)

9- اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ (۴۰)

"لوگوں کے لئے ان کا حساب (قیامت کا دن)قریب آگیا اور وہ غفمت میں اس سے روگردانی کر رہی ہیں ۔"

مولانا مودودی ؒ فرماتے ہیں :-

"مراد قرب قیامت یعنی اب وہ قیامت دور نہیں ہے جب لوگوں کو اپنا حساب پیش کرنے کے لئے اپنی رب کے آگے حاضر ہونا پڑے گا ۔محمد ﷺ کی بعثت اس بات کی علامت ہے کہ نوع انسانی کی تاریخ اب آخری دور میں داخل ہو رہی ہے اب وہ اپنی آغاز کی بہ نسبت اپنے انجام سے قریب تر ہے ۔آغاز اور وسط کے مرحلے گزر چکے ہیں اور آخری مرحلہ شروع ہوچکا ہے ۔" (۴۱)

10- وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا (۴۲)

"اگر ہم چاہتے تو ایک ایک بستی میں ایک ایک نذیر کھڑا کرتے ۔"

مولانا فرماتے ہیں :-

"یعنی ایسا کرنا ہماری قدرت سے باہر نہ تھا ۔ہم چاہتے تو جگہ جگہ نبی پیدا کر سکتے تھے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا اور دنیا بھر کے لئے ایک نبی مبعوث کر دیا جس طرح ایک سورج سارے جہان کے لئے کافی ہورہا ہے اسی طرح یہ اکیلا آفتاب ہدایت ہی ہے سب جہانوں کے لئے کافی ہے ۔" (۴۳)

11-إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ(۴۴)

ترجمہ ۔ تم بس ایک خبردار کرنے والے ہو ہم نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری ہے جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو ۔

مولانا یہاں ختم نبوت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہاں پر دو باتیں سمجھ لینی چاہئیں تاکہ کوئی غلط فہمی نہ ہو ۔ اول تو یہ کہ ہر بستی اور ہر قوم میں الگ الگ ہی انبیاء بھیجے جائیں ۔ دوم یہ کہ ایک نبی کی دعوت وہدایت کے آثار اور اس کی رہنمائی کے نقوش قدم جب تک دنیا میں محفوظ رہیں اس وقت تک کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے ۔یہ لازم نہیں کہ ہر نسل اور ہر پشت کے لئے الگ نبی بھیجا جائے ۔(۴۵)

12- قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا(۴۶)

"یقیناًتمہارے لئے رسول ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے ۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد تازہ کرتا ہے ۔"

مولانا فرماتے ہیں :-

"اللہ سے غافل آدمی کے لئے تو یہ زندگی نمونہ نہیں ہے مگر اس شخص کے لئے ضرور نمونہ ہے جو کبھی کبھار اتفاقا خدا کا نام لینے والا نہیں بلکہ بکثرت اس کو یاد کرنے والا اور یا د رکھنے والا ہو ۔ انسان کی بھلائی کا سارا انحصار ہی اسی پر ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کا رویہ رسول خدا کے رویے سے کس حد تک قریب تر رہا ہے ۔ " (۴۷)

یہ موقع ومحل کے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم ہے مگر اس کے الفاظ عام ہیں اور اس کے منشاء کو صرف اس معنی تک محدود رکھنے کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ صرف اسی لحاظ سے اس کے رسول ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لئے نمونہ ہے بلکہ مطلقا اسے نمونہ قرار

دیا ہے ۔ لہذا اس آیت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ہر معاملہ میں آپ ﷺ کی زندگی اپنی لئے نمونے کی زندگی سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی سیرت وکردار کوڈھالیں۔

معلوم ہوا کہ قیامت تک مسلمانوں کے لئے حضور ﷺ کی پیروی ضروری ہے اور اس سے ختم نبوت کا استدلال کیا جاسکتا ہے ۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۴۸)

"لوگو ! محمدﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیزکا علم رکھنے والا ہے ۔ اللہ تعالی نے اس آیت میں چند غلط رسومات کا نہ صرف خاتمہ کیا بلکہ آپ ﷺ کی نبوت اور خاتم النبیین پر مہر ثبت کی۔"

مولانا فرماتے ہیں :-

یعنی حضور ﷺ خاتم النبیین ہے اس کے بعد کوئی رسول تو درکنار کوئی نبی تک آنے والا نہیں ہے ۔اگر قانون اور معاشرے کی کوئی اصلاح ان کے زمانے میں نافذ ہونے سے رہ جائے تو بعد کا آنے والا نبی یہ کسر پوری کردے لہذا یہ اور بھی ضروری ہوگیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں ۔(۴۹)

آیات قرآنی اور آحادیث سے قادیانیوں کے بے جا دلائل اور مولانا مودودی کی وضاحت

قادیانی فکر کے لوگ قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ کی آحادیث کا غلط استدلال کرتے ہیں مثلا وہ سورۃ الحاقہ آیت نمبر 49 کے متعلق لکھتے ہیں

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ(44ل)أَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ (45) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ(46) (۵۰)

"او ر اگر یہ ہم پر کوئی بات بنالیتا ہے تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے پھر اسکی شہ رگ کاٹ لیتے ۔"

مرزا قادیانی نے ان آیات میں جھوٹے نبی کی علامت یہ بتلادی ہے کہ اللہ تعالی ایسے شخص کا دایاں ہاتھ پکڑتا ہے اور اس کی شہ رگ کاٹتا ہے تو اگر میں (مرزا)جھوٹا ہوتا تو ایسا کیوں نہ ہوا حالانکہ مرزا صاحب کے مشن کو جو مسلمانوں کے نزدیک گمراہ کن ہے اس کو تقویت پہنچ رہی ہے ۔(۵۱)

مولانا فرماتے ہیں

"جو لوگ یہ دعوی پیش کرتے ہیں یہ منطقی مغالطے کے سوا کچھ نہیں خدا کے قانون امہال واستدراج

میں جواستثناء اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے وہ صرف سچے نبی کیلئے ہے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعوی کرے وہ بھی اس سے مستثنی کیا گیا ہے ظاہر بات ہے کہ سرکاری ملازموں کیلئے حکومت نے جو قانون بنایا ہے اس کا اطلاق صرف انہی لوگوں پر ہوگا جو واقعی سرکاری ملازم ہیں اور وہ لوگ جو جعلی طور پر اپنے آپکو سرکاری عہدیدار کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائیگا جو ضابطہ فوجداری کے تحت عام بدمعاشوں اور مجرموں کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔" (۵۲)

(2) **وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا** (۵۳)

” جس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے انبیاء صدیقین ،شہدا اور صالحین کے ساتھ ہونگے ان کے دانست میں یہ تین مذکورہ درجے تو امت کو مل چکے ہیں لیکن چوتھا درجہ نبی ہونا باقی تھا اور وہ مرزا قادیانی کو ملا ہے ۔“ (۵۴)

مولانا فرماتے ہیں:

یہاں یہ مضمون کیسے نکل آیا کہ جو لوگ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے وہ یا تو نبی بن جائیں گے یا صدیق یا شہدایا صالحین کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد خدا وندی ہے

"وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ" (۵۵)

”یعنی جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اسکے رسولوں پر وہی صدیقین اور شہدا ہیں ان کے رب کے ہاں ان کا اجر ہے ۔

یعنی یہی دولت اس وقت مل سکتی ہے جب اس رسول کی پیروی کی جائے تو غلام احمد قادیانی تو سرے سے مسلمان نہیں تو اس کو یہ دولت کہاں سے مل سکتی ہے۔“

(3) **يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ** (۵۶)

”اے رسولوں پاک رزق کھاؤ اور نیک عمل کرو بیشک میں تمہارے اعما ل دیکھ رہا ہوں۔“

مولانا فرماتے ہیں کہ اگر اس آیت کو اس کے سیاق وسباق سے الگ نہ کیا جائے تو اس سے بھی وہ مطلب نہیں نکالا جا سکتا جو قادیانی حضرات نے نکالا ہے یہ آیت جس سلسلہ کلام میں وارد ہوئی ہے اس میں حضرت نوح علیہ السلامؑ سے لیکر سیدنا عیسی علیہ السلام تک مختلف زمانوں کے انبیاء علیہم السلام اور انکے قوموں کا ذکر کرکے یہ بتایا گیا ہے کہ ہر وقت اور ہر زمانے میں انبیاء علیہ السلام یہی تعلیم دیتے رہے ہیں اور ایک ہی طرح سے ان سب پر اللہ تعالی کی طرف سے فضل وکرم ہوتا رہا ہے اور تمام رسولوں کو اللہ تعالی نے یہی ہدایت فرمائی کہ پاک رزق کھاؤ اور نیک عمل کرو ۔(۵۷)

اس آیت سے کبھی بھی مفسرین نے یہ مطلب نہیں نکالا ہے کہ یہ محمد ﷺ کے بعد انبیاء کی آمد کا دروازہ کھولتی ہے بلکہ یہ خود قادیانی حضرات کی اختراعیت ہے اور ان کا اپنا دجل ہے جو تحریف کی شکل میں مختلف مواقع پر کرتے ہیں لیکن امت مسلمہ نے ہمیشہ ان کے جھوٹے اور فریب کاری کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔

احادیث نبوی ﷺ سے قادیانی حضرات کے غلط استدلال اور مودودی صاحب کے جوابات:

حدیث نمبر1:

”لوعاش ابراھیم لکان نبیا۔"

ترجمہ :۔ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی بنتے ۔

مولانا فرماتے ہیں قادیانی حضرات اس سے جو استدلال کرتے ہیں کئی وجوہات سے ہی غلط ہے

اول یہ کہ جس روایت مین اس نے خود نبی ﷺ کے قول کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے اس کی سند ضعیف ہے اور محدثین میں سے کسی نے بھی اس کو قوی تسلیم نہیں کیا ہے ۔

دوم یہ کہ نووی اور عبدالبر جیسے اکابرین نے اس مضمون کو بالکل نا قابل اعتبار قرار دیا ہے امام نووی ؒ اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں لکھتے ہیں

"اما روی عن بعض المتقدمین لو عاش ابراهیم لکان نبیا فباطل وجسارة علی الکلام علی المغیبات و مجازفته وهجوم علی عظیم"

رہی وہ بات جو بعض متقدمین سے منقول ہیں کہ ابراہیم اگر زندہ ہوتی تو نبی ہوتے تو وہ باطل ہے اور غیب کی باتوں پر کلام کرنے کی بے جا جسارت ہے اور بے سوچے سمجھے ایک بڑی بات منہ سے نکال دیتا ہے ۔

سوم یہ کہ اس روایات میں اسے نبی ﷺ کے بجائے بعض صحابیوں کے قول کی حیثیت سے نقل کیا گیا ہے اور وہ اس کے ساتھ یہ تصریح بھی کر دیتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بعد چونکہ کوئی نبی نہیں اس لئے اللہ تعالی نے آپکے صاحبزادے کو اٹھایا مثال کے طور پر بخاری کی روایت ہے ۔

"حدثنا اسماعیل بن ابی خالد قال قلت لعبدالله ابن ابی اوفی اراءیت ابراهیم بن النبی ﷺقال مات صغیر اولوقضی ان یکون بعده محمد ﷺلعاش ابن ابراهیم ولکن لا نبی بعده"

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبد بن ابی اوفی (صحابی)سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کو دیکھا ہے ؟ اس نے کہا وہ بچپن میں مرگئے اگر اللہ تعالی کا فیصلہ یہ ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کا صاحبزادہ زندہ رہتا مگر حضور ﷺ کے بعد اور نبی نہیں ہے ۔

حدیث نمبر2 :

منکرین ختم نبوت اور قادیانی حضرا ت حضور ﷺ کے ختم نبو ت کے خلاف جو آحادیث پیش کرتے ہیں ان میں سیدة عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے

قوله انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف اس طرح کی روایت منسوت کرنا سراسر ظلم اور زیادتی ہے دنیا کی کسی کتاب میں اس کی سند متصل مرکوز نہیں ۔ایک منقطع السند قول سے نصوص قطعیہ اور آحادیث متواترہ کے خلاف استدلال کرنا سراپا دجل وفریب ہے ۔

مولانا اس پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

حضور ﷺ کے صاف صاف ارشادات کے مقابلے میں حضرت عائشہ کی کسی قول کو پیش کرنا ہی سخت گستاخی وبے ادبی ہے اس پر مزید یہ کہ کسی معتبر کتاب میں یہ روایت نہیں ہے ۔ (۵۸)

دوسری بات یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا امت مسلمہ کے متفقہ عقیدے کے مطابق ختم نبوت کی قائل ہے اور اس اجماعی واتفاقی مسئلہ پر خود انھوں نے نبی کریم ﷺ سے صحیح روایت بیان فرمائی مثلاً

"عن عائشه رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم لا نبی بعدی من النبوة شیء الا المبشرات قالوا یا رسول الله ما المبشرات قال الرؤیاء الصالحة یراها الرجل او یری له "(۵۹)

منکرین ختم نبوت اس حدیث سے یہ یہ استد لال کرتے ہیں کہ

"قال رسول الله ﷺفانی آخرالانبیاء وان مسجدی آخر المساجد "(۶۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد (مسجد نبوی)ہے ۔

قادیانی حضرات یہ کہتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے بعد دنیا میں ہر دور میں مسجد یں بن رہی ہیں تو نبی بھی بن سکتے ہیں لیکن قادیانی جماعت رسول اکرم ﷺ کی آحادیث سے یہ رویہ رکھتے ہیں کہ جو حدیث ان کے مسلک کی موافق ہو اس کو تسلیم کیا جائے اور جو ان کے مزاج کے خلاف ہو اس کو رد کیا جائے مثلا ایک جگہ وہ لکھتے ہیں ۔

اول جو شخص حکم ہو کر آتا ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کوچاہے خدا سے علم پاکر رد کر ے۔ (۶۱)

مولاناؒ فرماتے ہیں :یہاں قادیانی جو استدلال کرتے ہیں اس میں کوئی حقیقت نہیں کوئی وزن نہیں ہیں جہاں آخر المساجد کے الفاظ آئے ہیں وہاں آخر المساجد الانبیاء کے الفاظ بھی آتے ہیں تمام انبیاء علیہ السلام کی سنت مبارکہ یہ تھی کہ وہ اللہ رب العزت کا گھر (مسجد)بنائے تو انبیاء کرام کی مساجد میں سے آخری مسجد (مسجد نبوی ﷺ)ہے تو اس میں ادعائے نبوت کی کونسی دلیل آگئی ۔(۶۲)

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوئی کہ مولانا مودودی نے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیا نیت میں درجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا

(1) قرآن سے لفظ کے معنی ومفہوم کا استدلال
(2) عربی لغت سے معنی کی وضاحت
(3) سیاق وسباق سے معنی کا تعیئن
(4) آیات قرآنی سے باطل (قادیانیت) کا رداور عقلی دلائل
(5) آحادیث نبوی ﷺسے استدلال

خلاصہ بحث:

تفہیم القرآن میں مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر سید مودودی صاحب کی طرف سے قرآنی آیات صحیح آحادیث : تفسیر روایات اور شواہد سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی یہ تعبیر کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی اور کسی نوعیت کا نبی نہیں آسکتا اور یہ کہ آپ ﷺآخری نبی ہیں جن کے بعد نبوت ورسالت کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور یہ کہ آپ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے اور جو اس کو مانے وہ کاذب اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے یہ آغاز اسلام سے آج تک مسلمانون کا متفقہ عقیدہ ہے جس میں اسلامی فرقوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اس عقیدے کی بنیاد قرآن وسنت اور اجماع امت پر ہے

اس تحقیقی مقالہ کو ہم مولانا مودودیؒ کے اس تحریر پر ختم کرتے ہیں جو انہوں نے ختم نبو ت کے حوالے سے ایک سائل کے جواب میں تحریر کی تھی ہم پورے اطمینان کے ساتھ ہر مدعی نبوت کے دعوے کو سنتے ہی تکذیب کریں گے اور اس کے دلائل نبوت پر کوئی توجہ نہ دیں گے ۔یہ اگر کفر بھی ہو تو ہم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ، کیونکہ ہمارے پاس قیامت کے روز اپنی صفائی پیش کرنے کیلئے قرآن مجید اور ارشادات رسول ﷺموجود ہیں ۔(۶۳)

حواشی وحوالہ جات

۱ ۔روحانی خزائن ، ج: 1 ،ص:127
۲ ۔ماہنامہ ترجمان القرآن مئی 1962 ء ص123
۳ ۔سید مودودی ایک مفسر۔ص:63 ، عبد الوکیل علوی ، ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور، 1998 ء
۴۔ایضاص۱۲۳
۵۔سورۃ المطففین ۲۵:۸۳
۶ ۔سورۃ البقرۃ :۷:۲

۷۔سورۃ المطففین۸۳:۲۶
۸۔سید ابوالاعلی مودودیؒ تفہیم القرآن ، 4/140 ، ، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، 1998 ء
۹۔سید محمود آلوسی بغدادی، روح المعانی، 7/59 ، مکتبہ امدادیہ ملتان، س ن
۱۰۔ ازامام راغب اصفہانی ، مفردات القرآن ، 1/227 ، مترجم مولانا محمد عبید فیروز پوری ، کشمیر بلاک اقبال ٹاؤن لاہور
۱۱ ۔ابن منظور افریقی ، لسان العرب ، 3/221 ، مطبع: دار احیاء التراث العربی ، بیروت ، بدون تاریخ
۱۲ ۔کلیات ابی البقاء ، ص 319 ، طبعۃ الامیر یہ ، 1281 ھ
۱۳ ۔محمد ابن جریر طبری ابو جعفر، تفسیر ابن جریر طبری ، 21/20 دار الکتب العلمیہ بیروت ، 1993 ء
۱۴۔ مجمع البحار ، 1/339
۱۵۔تفسیر قرطبی ، 13/7 ، الجامع الاحکام القرآن ، ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی ، دار الکتب العربی بیروت لبنان ، س ن
۱۶ ۔محمد ادریس کاندھلوی ، ادارہ اسلامیات ، ختم نبوت ، ص : 14 ، انار کلی لاہور ،1977 ء
۱۷ ۔امام ابی القداء اسماعیل ابن کثیر القرشی الدمشقی المتوفی 774 ، تفسیر ابن کثیر، 3/21 مکتبہ ریاض المدینہ
۱۸ ۔محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ شوکانی ، فتح القدیر ، 4/386 المتوفی: 1250ھ جمہوریہ مفرد العربیہ۔
۱۹ ۔حفظ الرحمان سیوہاروی ، قصص القرآن ، 3/518 ، درا الاشاعت ، اردوبازار لاہور ، 2003 ء
۲۰ ۔احمد بن حسین متبنی ، متبنی ، ص: 220 دارالکتب لاہور ، 2004 ء
۲۱ ۔محمد بن یعقوب فیروز آبادی ، القاموس المحیط ، / داراحیاء التراث العربی، 1417 ھ ، 1797 ء
۲۲ ۔سورۃ آل عمران۳:۸۱

۲۳۔تفہیم القرآن ، سورۃ آل عمران حاشیہ 49
۲۴ ۔سورۃ النساء۴:۵۹
۲۵۔تفہیم القرآن جلد نمبر 1 صفحہ 363 حاشیہ نمبر 89 سورۃ نساء
۲۶۔سورۃ المائدہ۵:۳
۲۷ ۔تفہیم القرآن - ج: 1المائدہ ، حاشیہ 4
۲۸ ۔سورۃ الانعام۶:۱۴ ۱
۲۹ ۔تفہیم القرآن ، ج ۱ : حاشیہ نمبر 81
۳۰۔تفہیم القرآن ، ج: 1 حاشیہ نمبر 82 ، ص: 575
۳۱ ۔سورۃ الاعرف۷:۷
۳۲ ۔تفہیم القرآن - ج: 2 ، سورۃ سورۃ اعرا ف و حاشیہ نمبر 28
۳۳ ۔سورۃ التوبہ۹:۳۳
۳۴ ۔ تفہیم القرآن ، ج : 2 ، ص : 190 ، ادارہ ترجمان القرآن لاہور
۳۵۔سورۃ یونس۱۰:۴۷
۳۶ ۔تفہیم القرآن ، ج : 2 سورۃ یونس : حاشیہ نمبر 55
۳۷۔ سورۃ ابراہیم ۱۴:۲۷
۳۸ ۔تفہیم القرآن ، ج : 2 سورۃ ابراہیم ، حاشیہ نمبر 39
۳۹ ۔سورۃ الانبیاء ۲۱:۱
۴۰ ۔تفہیم القرآن ، ج : 3 سورۃ انبیاء ، حاشیہ نمبر 1
۴۱ ۔سورۃ الفرقان ۲۵:۵۱

۴۲ ۔تفہیم القرآن ، ج : 3 ، سورۃ الفرقان ۔حاشیہ
۴۳۔ سورۃ الفاطر ۲۴:۳۵

۴۴۔تفہیم القرآن، ج : 4 ، سورۃ فاطر ، حاشیہ نمبر 45\44
۴۵ ۔سورۃ الاحزاب ۴۰:۳۳
۴۶ ۔تفہیم القرآن ، ج : 4 سورۃ الاحزاب ، حاشیہ نمبر35
۴۷۔سورۃ الاحزاب۲۱:۳۳
۴۸ ۔تفہیم القرآن ، ج : 4 سورۃ الاحزاب ، حاشیہ نمبر77
۴۹۔سورۃ الحاقہ ۴۶:۴۴
۵۰۔ روحانی خزائن ، جلد دوم ، ص :43
۵۱۔تفہیم القرآن ، جلد دوم ، سورۃ یونس ، حاشیہ : 32
۵۲۔ سورۃ النساء ۶۹:۴
۵۳ ۔ترجمان القرآن ، مئی 1962 ء ص 123
۵۴ ۔سورۃ الحدید ۱۹:۵۷
۵۵ ۔سورۃ المؤمنون ۵۱:۲۳
۵۶ ۔سیرت سرور عالم ، 1/234
۵۷ ۔تفہیم الاحادیث ، سید مودودی 2/161 ادار ہ معارف اسلامی لاہور، 1984 ء
۵۹ ۔تفہیم القرآن ، جلد چہارم ، سورۃ احزاب آیت :40
۶۰ ۔تفہیم الاحادیث ، سید مودودی ، 2/161 ، ادارہ معارف اسلامی لاہور ،1994
۶۱ ۔ایضا

۶۲ ۔حاشیہ تخفہ گولڑویہ ،ص : 10
۶۳۔تفہیم القرآن ، جلد چہارم ، ضمیمہ سورۃ الاحزاب
۶۴۔ترجمان القرآن دسمبر 1959 ء